جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

روزہ سے متعلق مسائل

تالیف

مفتی محمد صاحب

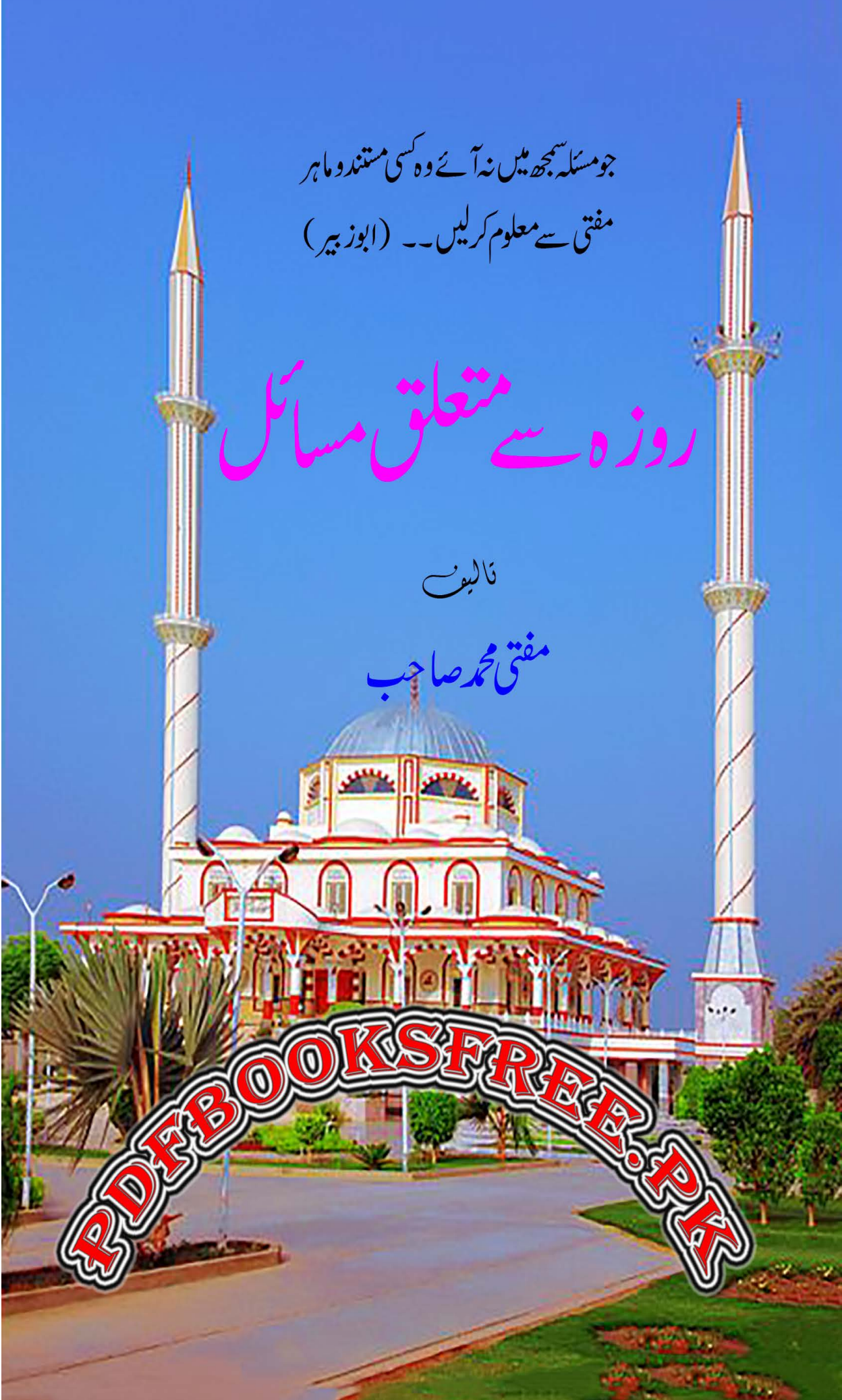

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جومسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

روزہ سے متعلق مسائل

تالیف

مفتی محمد صاحب

پیشکش: ابوزبیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
☆ احادیثِ نبویہ ﷺ	03-10
☆ فضائل	11-13
☆ حقیقت، نفس فرضیت اور وجوب اداء	14-15
☆ نیت سے متعلق مسائل	15-19
☆ سحر وافطار	19-21
☆ جن وجوہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے	21-23
☆ جن وجوہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے	23-24
☆ جن صورتوں میں روزہ واجب نہ ہونے یا فاسد ہوجانے کے باوجود کھانا پینا منع ہے	24-25
☆ جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	25-27
☆ جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	27-31
☆ مکروہات	31-32
☆ روزہ کے بارے میں چند کوتاہیاں	33-36
☆ فدیہ کے مسائل	37-40
☆ روزہ کے متفرق مسائل	40-46

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیاتِ قرآنیہ

رمضان المبارک میں قرآن مجید اتارا گیا:

ترجمہ: ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا ہے جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کی واضح علامات ہے اور فیصلہ کرنے والی ہے، سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو اس کا روزہ رکھنا چاہیے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام میں روزوں کی تنگی پوری کرلے۔'' (سورۃ البقرۃ : ۱۸۵)

احادیثِ نبویہ ﷺ

روزہ توڑنے پر وعید:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو غیر رمضان میں چاہے عمر بھر روزے رکھے لیکن اس ایک روزے کے برابر نہیں ہو سکتے (یعنی ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتے)۔'' (ترمذی ، أبو داؤد ، مسند أحمد ، إبن ماجه)

چار چیزیں:

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(علاوہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ دیں گی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب تک سب کو ادا نہ کرے نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے، بیت اللہ شریف کا حج۔''

(مسند أحمد)

(01) عن أبي هريرة رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " إذا دخل رمضان فتحت أبواب السماء، وفي رواية : فتحت أبواب الجنة، وغلقت أبواب جهنم، وسلسلت الشياطين، وفى رواية : فتحت أبواب الرحمة ."

(بخارى ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

(02) وعن سهل بن سعد رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " فى الجنة ثمانية أبواب: منها باب يسمى الريّان، لا يدخله إلا الصائمون ." (بخارى ومسلم)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الرّیان'' ہے، اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔''

(03) وعن أبى هريرة رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " من صام رمضان إيمانا واحتسابا، غفرله ما تقدم من ذنبه، و من قام رمضان إيمانا و احتسابا، غفرله ما تقدم من ذنبه، ومن قام ليلة القدر إيمانا و

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

احتسابا، غفرله ما تقدم من ذنبه ." (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس شخص نے رمضان کی راتوں میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے عبادت کی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے عبادت کی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(04) وعن أبي هريرة رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف، قال اللّٰه تعالىٰ إلا الصوم، فإنه لى وأنا أجزى به، يدع شهوته وطعامه من أجلى. للصائم فرحتان : فرحة عند فطره، وفرحة عند لقاء ربه. ولخلوف فم الصائم أطيب عند اللّٰه من ريح المسك، والصيام جُنَّة، وإذا كان يوم صوم أحدكم، فلا يرفث ولا يصخب، فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إنى امرؤ صائم ." (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسانوں کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں (اپنی شان کے مطابق) اس کا بدلہ دوں گا، بندہ میری خاطر اپنی نفسانی خواہشات اور کھانے پینے کو قربان کرتا ہے۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی (ہر روز) افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اس کو چاہیے کہ فحش باتیں اور شور وغل نہ کرے، اگر کوئی اس کو برا بھلا کہے یا اس سے لڑے تو اس سے کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔"

(05) عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفّدت الشياطين و مردة الجن، وغلقت أبواب النار، فلم يفتح منها باب، و فتحت أبواب الجنة، فلم يغلق منها باب، وينادي مناد: يا باغي الخير! أقبل و ياباغي الشر! أقصر. و لله عتقاء من النار، وذلك كل ليلة ." (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات باندھ لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، پس ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے: "اے نیکی کے طلبگار! آگے بڑھ اور اے برائی کے طلبگار! رک جاؤ" اور اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں۔"

(06) عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " أتاكم رمضان، شهر مبارك، فرض الله عليكم صيامه، تفتح فيه أبواب السماء، و تغلق فيه أبواب الجحيم، و تغلُّ فيه مردة الشياطين. لله فيه ليلة خير من ألف شهر، من حرم خيرها فقد حرم ." (مسند أحمد و نسائی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ مکمل طور پر محروم رہا۔"

(07) وعن عبد الله بن عمرو رضي الله تعالىٰ عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "الصيام والقران يشفعان للعبد، يقول الصيام : أي رب! إني منعته الطعام والشهوات بالنهار، فشفعني فيه، ويقول القرآن : منعته النوم بالليل، فشفعني فيه، فيشفعان." (مشكوٰة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کرتے ہیں، روزہ کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا آپ اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما لیجئے اور قرآن کہتا ہے: میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، لہٰذا آپ اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما لیجئے، پس دونوں کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔"

(08) وعن أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : دخل رمضان، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " إن هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير من ألف شهر، من حرمها فقد حرم الخير كله، ولا يحرم خيرها إلا كل محروم ." (ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تحقیق تم پر یہ مہینہ آ گیا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا تو بے شک وہ ہر بھلائی سے محروم رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوراس کی بھلائی سے محروم نہیں رکھا جاتا مگر ہر محروم شخص کو۔"

(09) وعن سلمان الفارسي رضي اللّٰه تعالیٰ عنه قال : خطبنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فی آخر يوم من شعبان، فقال : يا أيها الناس! قد أظلكم شهر عظيم، شهر مبارك، شهر فيه ليلة خير من ألف شهر. جعل اللّٰه صيامه فريضة، وقيام ليله تطوعا. من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن أدى فريضة فيما سواه، ومن أدى فريضة فيه كان كمن أدى سبعين فريضة فيما سواه. وهو شهر الصبر، والصبر ثوابه الجنة، وشهر المواساة، وشهر يزاد فيه رزق المؤمن. من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه، وعتق رقبته من النار، وكان له مثل أجره من غير أن ينتقص من أجره شيء، قلنا: يا رسول اللّٰه! ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم. فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: يعطى اللّٰه هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن، أو تمرة، أو شربة من ماء. ومن أشبع صائما سقاه اللّٰه من حوضی شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة. وهو شهر أوله رحمة، وأوسطه مغفرة، وآخره عتق من النار. ومن خفف عن مملوكه فيه غفر اللّٰه له، وأعتقه من النار ." (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہم سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تحقیق تم پر ایک عظیم مہینہ اور ایک برکت والا مہینہ آیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے کو فرض فرمایا ہے اور اس کی رات کی عبادت کو نفل قرار دیا ہے، جو شخص اس میں کوئی غیر فرض (نفل یا سنت) عبادت کرتا ہے تو اس کا ثواب دیگر مہینوں میں فرض ادا کرنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں فرض عبادت بجالاتا ہے تو وہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن بندے کا رزق بڑھایا جاتا ہے، جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کے لئے آگ سے چھٹکارے کا سبب ہوگا اور اس کو روزہ دار کے اجر کے برابر اجر ملے گا، روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کئے بغیر۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک روزہ دار کو افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرماتے ہیں جو تھوڑی سے دودھ پر یا ایک کھجور پر یا ایک گھونٹ پانی پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (حوضِ کوثر) سے ایسا پانی پلائے گا کہ پھر اسے جنت میں داخلے تک پیاس نہیں لگے گی اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ گناہوں سے مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی ہے اور جو شخص اس میں اپنے غلام (نوکر) کے کام میں تخفیف (کمی) کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو جہنم سے رہائی عطا فرمائے گا۔

(10) وعن ابن عباس رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إذا دخل شهر رمضان أطلق كل أسير وأعطى كل سائل ." (مشكوٰة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو رہا فرماتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔"

(11) وعن ابن عمر رضي اللّٰه تعالىٰ عنه أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال : " إن الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول إلى حول قابل، قال فإذا كان أول يوم من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين، فيقلن: يا رب! اجعل لنا من عبادك أزواجا، تقر بهم أعيننا، وتقر أعينهم بنا ." (مشكوٰة)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت سال کے شروع سے اگلے سال تک رمضان کے لئے سجائی جاتی ہے، جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے درختوں کے پتوں سے حورِ عین کے سر پر ہوا چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے شوہر مقرر فرما دیجئے تا کہ ان کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔''

(12) وعن أبی هريرة رضي اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنه قال: "يغفر لأمته فی آخر ليلة من رمضان، قيل يا رسول اللّٰه! أهی ليلة القدر، قال : لا، ولكن العامل إنما يوفی أجره إذا قضى عمله ." (مسند أحمد)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی آخری رات میری امت (کے روزہ داروں) کی مغفرت کی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! کیا وہ رات لیلۃ القدر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ کام کرنے والا جب اپنا کام مکمل کر لیتا ہے تو اسے اسی وقت اس کی پوری مزدوری دے دی جاتی ہے۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فضائل

روزہ دار کے مُنہ کی بو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کے ہر نیک عمل کا اجر وثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''روزہ اس سے مستثنیٰ ہے، اس لئے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود (اپنے شایان شان) اس کا بدلہ دوں گا کہ روزہ دار میری ہی خاطر نفسانی خواہشات اور کھانے پینے کو قربان کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کے وقت ملتی ہے اور دُوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت نصیب ہوگی اور روزہ دار کے مُنہ کی بد بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہے۔'' (صحاح ستہ)

روزہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے:

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اگلے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

رمضان میں شیاطین قید ہو جاتے ہیں:

ماہِ رمضان شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

روزہ دار کے لئے جنت کا مخصوص دروازہ:

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے " باب الرّیّان " کہا جاتا ہے، روزہ داروں کو اس طرف بلایا جائے گا (کہ اس دروازہ سے جنت میں داخل ہوں) چنانچہ تمام روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور جو اس سے داخل ہو گیا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (بخاری و مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزہ توڑنے پر وعید:

جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ افطار کر دے، غیر رمضان میں چاہے عُمر بھر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتے۔ (ترمذی ، أبو داود ، أحمد ، ابن ماجه)

یہ فضائل کیسے حاصل ہوں گے؟

(۱) روزہ کے جتنے فضائل سطورِ بالا میں بیان کئے گئے ہیں، ان کے حصول کی لازمی شرط یہ ہے کہ روزہ ہر قسم کے منکرات و معاصی اور بدعات سے اجتناب کے ساتھ رکھا جائے، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور قلب و دماغ اطاعت سے معمور اور معصیت سے مجتنب ہوں۔ کسبِ معاش، معاملات، معاشرت غرض حقوق اللہ و حقوق العباد کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچنے بچانے کی کوشش ہو۔

روزہ وہ عظیم الشان عبادت ہے کہ قرآن کریم نے اسے تقویٰ یعنی ترکِ معاصی کا نسخہ قرار دیا ہے، مگر کتنے مسلمان ہیں جو پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ سال سے رمضان کے روزے رکھ رہے ہیں، لیکن ان کی زندگی میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آتی، جو گناہ ان کی زندگی میں تھے، وہ سالوں روزے رکھنے کے باوجود جوں کے توں ہیں، اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آج کل کے مُسلمان روزے سے گناہ چھوڑنے کا قصد و نیت ہی نہیں کرتے اور گناہوں سے اجتناب کے اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہی نہیں، جو باطنی امراض سے حصولِ شفاء کے لئے شرط لازم ہے۔ ایسے لوگوں کا روزہ گو جمہور علماء کی رائے کے مطابق ذمّہ سے سقوطِ فرض کا ذریعہ بن جائے گا مگر اس سے کوئی فضیلت اور ثواب حاصل نہیں ہوگا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ ”جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹے کردار و گفتار سے باز نہ آیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیاسا رہنے سے کوئی غرض نہیں۔'' (بخاری)

☆ ''بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے روزہ کا ثمرہ بھوکا رہنے کے سوا اور کچھ نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جن کے لئے شب بیداری کا بدلہ سوائے جاگنے کے اور کچھ نہیں۔'' (ابن ماجه)

(۲) دورِ حاضر میں عموماً فضائل کے بیان پر خوب زور دیا جاتا ہے اور فضائل کے حصول کے موانع اور وعیدوں کا ذکر بہت کم ہوتا ہے، جس سے عوام کا نظریہ بن جاتا ہے کہ خوب گناہ کئے جاؤ، روزوں سے، لیلۃ القدر سے یا فلاں عملِ صالح سے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس بارے میں یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جن روایات میں رمضان کے روزوں، شب قدر کی عبادت یا کسی بھی عملِ صالح سے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے، علماء کے نزدیک اس سے مراد صغیرہ گناہوں کی معافی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، گانا بجانا، بلاضرورت جاندار کی تصویر بنانا یا گھر میں رکھنا، غیبت کرنا یا سننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا، عورتوں کا شرعی پردہ نہ کرنا، مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا، بینک، انشورنس یا کسی بھی حرام ذریعہ سے کمائی کرنا اور ایسے لوگوں کی دعوتیں اور ہدیے قبول کرنا، بدعات اور قبیح رسوم کی پابندی، ناجائز طریقے سے خرید و فروخت، حقوق العباد اور فرائض و واجبات ادا کرنے میں کوتاہی جیسے کبیرہ گناہوں سے جب تک صدقِ دل سے توبہ و استغفار اور آئندہ اجتناب کا عزم مصمم نہ کیا جائے، وہ محض کسی عمل صالح سے معاف نہیں ہوتے۔

اس بناء پر ہر مُسلمان پر لازم ہے کہ ماہِ مقدس کے آغاز ہی سے ہر قسم کے گناہوں سے کلیۃً احتراز کرے اور جن گناہوں کی عادت پختہ ہو گئی ہے، ان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کی نیت کے استحضار کے ساتھ روزے رکھے، اگر اس اہتمام کے ساتھ رمضان کے مبارک مہینے کا مختصر سا وقت گذارا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ نفس کی اصلاح نہ ہو اور دُنیا و آخرت کو تباہ کرنے والے مہلک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امراض اور معاصی سے نجات نہ ملے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ نسخہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔

روزہ

حقیقت، نفس فرضیت اور وجوب اداء و صحت اداء کی شرائط

حقیقت:

روزہ کی حقیقت مخصوص شرائط کی رعایت کے ساتھ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے رکے رہنا ہے۔

فی البدائع : " وأما الشرعی : فهو الإمساك عن أشياء مخصوصة، وهی الأكل والشرب والجماع، بشرائط مخصوصة ." (۷۵/۲)

نفس فرضیت:

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک بنیادی رکن ہے، جس کی فرضیت قرآن وسنت، اجماع امت اور عقل ودرایت سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ نفس فرضیت کی تین شرائط ہیں:

(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔

" أما الشرائط العامة، فبعضها يرجع إلى الصائم، وهو شرط أهلية الأداء ."

(بدائع : ۷۷/۲)

چنانچہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزہ فرض ہے۔

وجوبِ اداء:

رمضان ہی میں ادائیگی کے فرض ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں:

(۱)..... تندرست ہونا۔ (۲)..... مقیم ہونا۔ (۳)..... حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" وشرط وجوب الأداء، الصحة والإقامة ." (هندية : ١/١٩٥)

" وهي (شرط وجوب أدائه) ثلاثة : الصحة والإقامة والخلو من حيض ونفاس ." (ردالمحتار : ٢/٣٧٢)

لہٰذا مریض اور مسافر چاہیں تو رمضان میں اداء کرنے کی بجائے بعد میں قضاء بھی رکھ سکتے ہیں۔

صحتِ اداء:

صحت روزہ کے لئے دو شرطیں ہیں:

(١)..... حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ یہ شرطِ صحت بھی ہے اور شرطِ وجوب بھی ہے۔

" هو لغة إمساك مطلقا، وشرعا إمساك عن المفطرات الآتية حقيقة او حكما .....، في وقت مخصوص وهو اليوم من شخص مخصوص مسلم كائن في دارنا أو عالم بالوجوب طاهر عن حيض أو نفاس مع النية ." (الدرالمختار : ٢/٣٧١)

(٢)..... نیت کرنا۔

نیت سے متعلق مسائل

نیت کا مطلب:

نیت بس اس حد تک کافی ہے کہ دل میں اسے معلوم ہو کہ فلاں روزہ مثلاً رمضان کا یا نذر کا رکھ رہا ہوں بلکہ روزہ کا تذکرہ کئے بغیر صرف سحری کھالے تو یہ بھی نیت کے قائم مقام ہے۔ (البحر الرائق : ٢/٢٥٩)

البتہ اگر سحری کھاتے ہوئے نیت کر لی کہ صبح روزہ نہ رکھوں گا تو یہ کھانا روزہ کی نیت کے قائم مقام نہ ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" فلو عزم عليه (على الأكل) ثم أصبح وأمسك، ولم ينو الصوم، لا يصير صائما ." (ردالمحتار : ۲/ ۳۸۰)

نیت کا وقت:

نیت کا وقت غروب آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے یا عین غروب کے وقت کی نیت کا اعتبار نہیں۔ رمضان، نذرِ معین یا نفل روزہ ہو تو نصف النہار تک یہ وقت رہتا ہے، جبکہ ہر قسم کے کفارات اور نذرِ مطلق میں ہر روزہ کے لئے غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک وقت رہتا ہے۔ صبحِ صادق کے بعد نیت کا اعتبار نہیں۔

نصف النہار کا مطلب:

صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کل وقت کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے، مثلاً صبح صادق چھ بجے ہو اور غروب چھ بجے ہو تو نصف النہار بارہ بجے ہوگا اور اگر صبح صادق چھ بجے ہو اور غروبِ آفتاب سات بجے ہو تو نصف النہار ساڑھے بارہ بجے ہوگا۔ اس سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ اس وقت کی مقدار ہر موسم میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے، اس لئے اس کا ایسا کوئی متعین وقت نہیں بتایا جاسکتا جس وقت ہر جگہ نصف النہار ہو بلکہ ایک مقام میں بھی پورے رمضان کے لئے نصف النہار کا ایک وقت نہیں ہوگا، صبح صادق اور غروبِ آفتاب کا وقت بدلنے سے بدلتا رہے گا، اس لئے ضابطہ مذکورہ کے مطابق عمل کیا جائے۔ (ردالمحتار : ۲/ ۳۷۷)

☆ اگر کوئی شخص رمضان، نذر معین یا نفل روزہ رکھنا چاہتا ہے تو افضل یہ ہے کہ رات ہی سے ہر ایک کی تعیین کر کے نیت کر لے، لیکن اگر رات سے نیت نہ کی تو نصف النہار (دوپہر) سے پہلے پہلے بھی نیت کر سکتا ہے، جبکہ ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

" فيصح أداء صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل، فلا تصح قبل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الغروب و لا عنده إلى الضحوة الكبرىٰ، لا بعدها و لا عندها ." (درمختار : ٣٧٧/٢)

" والأفضل أن يبيت النية في موضع تجوز نيته من النهار ." (هندية : ١٩٦/١)

☆ روزہ رکھنے والا (خواہ مسافر ہو یا مقیم، تندرست ہو یا بیمار) اگر دن میں نیت کر رہا ہے تو یہ نیت کرے کہ شروع دن (صبحِ صادق) سے میرا روزہ ہے، اس کی بجائے اگر یوں نیت کی کہ اس وقت سے میرا روزہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔

" تنبيه : وإذا نوى الصوم من النهار ينوى أنه صائم من أوله، حتى لو نوى قبل الزوال أنه صائم من حين نوىٰ لا من أوله، لا يصير صائما ." (ردالمحتار : ٣٧٧/٢)

☆ اگر کسی نے رمضان، نذرِ معین یا نفل روزہ میں تعیین کے بغیر مطلق روزہ کی نیت کر لی، یعنی صرف یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے یا سب میں نفل روزہ کی نیت کی تو بھی جائز ہے۔ یعنی رمضان ہونے کی صورت میں رمضان ہی کا روزہ شمار ہوگا اور نذر معین ہونے کی صورت میں نذر ہی کا روزہ شمار ہوگا۔

" ويصح أداء صوم رمضان والنذر المعين والنفل ..... وبمطلق النية أي نية الصوم ..... وبنية نفل لعدم المزاحم ." (درمختار : ٣٧٧/٢)

☆ اگر رمضان میں کسی پر بے ہوشی طاری ہوگئی یا جنون لاحق ہوا، پھر نصف النہار سے پہلے پہلے ہوش میں آ کر روزہ کی نیت کر لی تو روزہ درست ہے۔ (حوالۂ بالا)

یہ حکم ان تینوں قسم کے روزوں کی اداء کا تھا، ان کی قضاء اور روزہ کی بقیہ تمام اقسام (کفارات یعنی قسم کا کفارہ، روزہ کا کفارہ، ظہار کا کفارہ، قتل کا کفارہ اور نذر مطلق) میں ہر روزہ کی متعین طور پر نیت کرنا اور رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی روزہ کی نیت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صبح صادق کے بعد کی یا مطلق روزہ کی نیت کی یا نفل روزہ کی نیت کی تو وہ نفل روزہ ہوگا، رمضان کی قضاء کے علاوہ باقی صورتوں میں اسے پورا کرنا مستحب ہے اور توڑنے پر قضاء نہیں، البتہ قضاء رمضان کی صورت میں اس کی قضاء لازم ہے۔

فی الهندية : وإذا نوى الصوم للقضاء بعد طلوع الفجر حتى لا تصح نيته عن القضاء، يصير شارعا فى التطوع، فإن أفطر يلزمه القضاء كذا فى الذخيرة ." (١٩٧/١)

وفى الشامية : " فلو نوى تلك الصيامات نهاراً كان تطوعا، وإتمامه مستحب، ولا قضاء بإفطاره ." (٣٨٠/٢)

نیت کی پھر ختم کردی:

اگر رات کو روزہ کی نیت کرلی، پھر نیت بدل گئی اور صبح صادق سے پہلے پہلے پختہ ارادہ کرلیا کہ روزہ نہیں رکھنا تو روزہ کی نیت باطل ہوگئی، اب تجدید نیت کے بغیر یونہی بھوکا پیاسا دن گذار دیا تو روزہ نہیں ہوا۔

فى الهندية : " ولو نوى من الليل ثم رجع عن نيته قبل طلوع الفجر، صح رجوعه فى الصيامات كلها ." (١٩٥/١)

روزہ رکھا، پھر توڑنے کی نیت کرلی:

روزہ رکھنے کے بعد دل میں توڑنے کی نیت کرلی تو روزہ نہ ٹوٹے گا جب تک کہ کوئی بات روزہ کو توڑنے والی صادر نہ ہو۔

فى الهندية : " وإذا نوى الصائم الفطر ولم يحدث شيئا غير النية، فصومه تام ." (١٩٥/١)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات کو نیت کر کے سو گیا:

اگر رات کو روزہ کی نیت کر کے سو گیا پھر صبح ہونے سے پہلے اٹھ کر کچھ کھا پی لیا تب بھی نیت میں کوئی خلل نہ آئے گا اور روزہ صحیح ہو جائے گا۔ (خلاصة الفتاوىٰ : ۱/ ۲۵۱ ، هندية : ۱/ ۱۵۵)

رمضان کے ہر روزہ کی الگ نیت ضروری ہے:

ماہِ رمضان میں ہر روزہ کی الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے، اگر شروع رمضان میں ہی نیت کر لی کہ پورے مہینے کے روزے رکھوں گا تو یہ نیت صرف پہلے روزے کی حد تک معتبر ہے۔

فی الدر : " ویحتاج صوم کل یوم من رمضان إلی نیة ." (۲/ ۳۷۹)

سحر و افطار

سحری کھانا سنت ہے:

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے، کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

فی الدر : " ویستحب السحور ." وفی الحاشیة : " ولم أر صریحا فی کلامهم أنه یحصل السنة بالماء وحده، وظاهر الحدیث یفیده، وهو ما رواه أحمد: السحور کله برکة فلا تدعوه ولو أن یجرع أحدکم جرعة من ماء الخ ." (ردالمحتار : ۲/ ۴۱۹)

وفی الهندیة : " التسحر مستحب ووقته آخر اللیل ." (۱/ ۲۰۰)

سحری میں آنکھ نہ کھلی:

اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی، سب کے سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے صبح کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزہ رکھنا ضروری ہے، سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔

مشتبہ وقت میں سحری کھانا:

اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہوگئی تھی تو اس روزہ کی قضاء رکھے اور اگر کچھ معلوم نہ ہو، شبہہ شبہہ ہی رہ جائے تو قضاء رکھنا واجب نہیں۔

" ومحل الاستحباب ما إذا لم يشك فى بقاء الليل، فإن شك كره الأكل فى الصحيح، كما فى البدائع ." (ردالمحتار : ٢/ ٤١٩)

وفى الهندية : " إذا شك فى الفجر، فالأفضل أن يد ع الأكل، ولو أكل فصومه تام الم يتيقن أنه أكل بعد الفجر فيقضى حينئذ، كذا فى فتح القدير ." (١/ ١٩٤)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے، وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔

" عن أنس أنه عليه الصلوٰة والسلام كان يفطر على رطبات قبل أن يصلى، فإن لم تكن رطبات فتمرات، فإن لم تكن تمرات، حسا حسوات من ماء، رواه أبو داؤد ." (الزيلعى : ١/ ٤٤٣)

بعض لوگ نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط عقیدہ ہے۔ (بهشتى زيور)

افطار کرانے والے کو ثواب:

جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا اسے بھی روزہ دار جتنا ہی اجر ملے گا، لیکن روزہ دار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اجر میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ (ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه)

جن وجوہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ھے

بیماری بڑھ جانے یا جان جانے کا خوف:

مسئلہ: اگر ایسا بیمار ہے کہ روزہ سے نقصان ہوتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ روزہ رکھے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے، جب اچھا ہو جائے تو اس کی قضاء رکھ لے، لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑنا درست نہیں، بلکہ جب کوئی مسلمان دین دار حکیم، طبیب کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان دے گا تب چھوڑنا چاہئے۔

" ومریض ..... خاف الزیادة بإخبار طبیب حاذق مسلم مستور ."

(درمختار : ٢/٤٤٢)

مسئلہ: اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں، فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔

" أما الكافر، فلا يعتمد على قوله، لاحتمال أن غرضه إفساد العبادة ."

(ردالمحتار : ٢/٤٢٢)

" أو باخبار طبیب مسلم غیر ظاهر الفسق كذا فی فتح القدیر ."

(الهندية : ١/٢٠٧)

مسئلہ: اگر حکیم نے تو کچھ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان دے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بتائے بغیر اور تجربہ کئے بغیر اپنے خیال ہی خیال سے رمضان کا روزہ توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر صبح سے روزہ ہی نہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا، قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فی الدر : " أو مریض خاف الزیادة ..... بغلبة الظن بأمارة أو تجربة ."

وفی الحاشیة : " وإذا أخذ بقول طبیب لیس فیه هذه الشروط وأفطر، فالظاهر لزوم الکفارة، کما لو أفطر بدون أمارة ولا تجربة ." (ردالمحتار مع الدر: ٤٢٢/٢)

مسئلہ: اگر بیماری سے اچھا ہوگیا لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار ہوجائے گا تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

فی الدر : " وصحیح خاف المرض ." وفی الحاشیة : " بغلبة الظن کما یأتی ." (٤٢٢/٢)

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو کب رخصت ہے؟

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچے کی جان کا کچھ ڈر ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، پھر بعد میں قضاء رکھ لے، لیکن اگر اپنا شوہر مالدار ہے کہ کوئی دایہ رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑ دینا درست نہیں، البتہ اگر بچہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو تو ایسے وقت میں ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

" أو حامل أو مرضع ..... خافت بغلبة الظن علی نفسها أو ولدها، وقیده البهنسی تبعا لابن الکمال، بما إذا تعینت للإرضاع ." (درمختار : ٤٢٢/٢)

سفر میں رخصت:

مسئلہ: اگر کوئی مسافر سفر میں ہو تو اس کے لئے بھی جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے، پھر بعد میں اس کی قضاء رکھ لے۔

(درمختار : ٤٢١/٢)

مسئلہ: مسافر کو روزے سے اگر کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے اور یہ خیال ہے کہ شام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک گھر پہنچ جاؤں گا یا اس کے پاس سب راحت وآرام کا سامان موجود ہے تو ایسے سفر میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضاء رکھ لے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کے روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گا اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

" ولكن الصوم أفضل إن لم يضره ." (ردالمحتار : ٢/ ٤٢١ ـ ٤٢٣)

مسئلہ: اگر بیماری سے اچھا نہیں ہوا، اسی میں مر گیا یا ابھی گھر نہیں پہنچا، سفر ہی میں مر گیا تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا اور نہ ان کے لئے فدیہ کی وصیت لازم ہے، کیونکہ اسے قضاء رکھنے کی مہلت نہیں ملی۔

" فإن ماتوا فيه أي فى ذلك العذر، فلا تجب عليهم الوصية بالفدية، لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر ." (درمختار : ٢/ ٤٢٤)

مسئلہ: اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں کیونکہ اب وہ مسافر نہیں رہا، اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

" ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام ونوى الصوم فى وقتها قبل الزوال صح مطلقا ..... ويجب عليه الصوم لو كان فى رمضان، لزوال المرخص ." (درمختار : ٢/ ٤٣١)

جن وجوہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے

بیماری بڑھ جانے یا جان جانے کا خوف:

اچانک ایسا بیمار پڑ گیا کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو جان پر بن آئے گی یا بیماری بہت بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے، جیسے اچانک پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہو گیا یا سانپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے، ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگے کہ ہلاکت کا ڈر ہو تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

" المریض إذا خاف علی نفسه التلف أو ذهاب عضو یفطر بالاجماع وإن خاف زیادة العلة أو امتداده، فكذلك عندنا، وعلیه القضاء إذا أفطر ." (هندیة : ۱/۲۰۷)

مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

فی الهندیة : " الحامل والمرضع إذا خافا علی أنفسهما أو ولدهما، أفطر تاوقضتا ." (۱/۲۰۷)

مسئلہ: کوئی سخت کام کرنے کی وجہ سے بے حد پیاس لگ گئی اور اتنی بے تابی ہوگئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے اور بعد میں قضاء لازم ہے، لیکن قصداً بلا ضرورت ایسا کام کرنا گناہ ہے، البتہ اگر محتاج ہے، نفقہ کا کوئی اور انتظام نہیں اور ایسا کام کرنے پر مجبور ہو تو گناہ بھی نہ ہوگا۔

فی الشامیة : " قال الرملی : وفی جامع الفتاوی ولو ضعف عن العمل لاشتغاله بالمعیشة، فله أن یفطر ویطعم لكل یوم نصف صاع ." وفی الدر : " لا یجوز أن یعمل عملا یصل به إلی الضعف ." (درمختار : ۲/۴۲۰)

جن صورتوں میں روزہ واجب نہ ہونے یا فاسد ہوجانے کے باوجود کھانا پینا منع ہے

کسی نے رات کے گمان میں سحری کھائی حالانکہ صبح ہوچکی تھی یا غروب کے گمان میں افطار کرلیا حالانکہ دن ابھی باقی تھا یا مسافر دن میں سفر سے لوٹ آیا یا عورت دن میں حیض ونفاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پاک ہوگئی یا مجنون کو دن میں افاقہ ہوگیا یا کسی کا روزہ ٹوٹ گیا، خواہ جبراً تڑوادیا گیا یا غلطی سے پانی وغیرہ حلق میں اتر گیا یا کافر دن میں مسلمان ہوگیا یا نابالغ بالغ ہوگیا تو ان تمام صورتوں میں دن کا بقیہ حصہ بغیر کھائے پیئے روزہ داروں کی طرح گذارنا واجب ہے اور آخر کے دو شخصوں (نومسلم، نوبالغ) کے سوا بقیہ تمام لوگوں پر اس روزہ کی قضاء بھی واجب ہے، اگر بچے نے بلوغ کے بعد نصف النہار سے پہلے روزہ کی نیت کرلی، جبکہ ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس کا نفل روزہ ہوجائے گا، عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوکر روزہ کی نیت کرلے یا کافر مسلمان ہونے کے بعد نیت کرلے تو اس کا روزہ نہ ہوگا نہ فرض نہ نفل۔

" ولو بلغ صبی أو اسلم کافر امسك یومه ولم یقض شیئا ..... کل من صار فی آخر النهار بصفة لو کان فی اول النهار علیها للزمه الصوم فعلیه الإمساك کالحائض والنفساء تطهر بعد طلوع الفجر أو معه والمجنون یفیق و المریض یبرأ والمسافر یقدم بعد الزوال أو الأکل والذی افطر عمداً أو خطأ او مکرها أو أکل یوم الشك ثم استبان الزمن رمضان أو أفطر وهو یری أن الشمس قد غربت أو تسحر بعد الفجر ولم یعلم ..... صبی بلغ قبل الزوال ونصرانی اسلم و نویا الصوم قبل الزوال لا یجوز صومهما عن الفرض غیران الصبی یکون صائما عن التطوع بخلاف الکافر لفقد الاهلیة فی حقه ." (البحر : ۲/۲۸۸ ـ ۲۸۹)

مفسدات (جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ھے)

خطأً کوئی چیز کھا پی لی یا زبردستی کھلا دی گئی:

☆ روزہ یاد تھا مگر کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے بے اختیار کچھ پانی حلق سے اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ نیند میں کسی نے پانی منہ میں ڈال دیا اور پی گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ کھانے پینے یا جماع پر مجبور کیا گیا یعنی روزہ نہ توڑنے کی صورت میں جان سے مار دینے یا کسی عضو کے تلف کر دینے یا کسی بڑے صدمے سے دوچار کرنے کی دھمکی دی گئی اور اس نے یہ کام کر لئے تو روزہ جاتا رہا۔

☆ بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا یا احتلام ہو گیا یا نظر شہوت سے دیکھ کر انزال ہو گیا یا تھوڑی سی قے ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن اگر ان صورتوں میں اس نے یہ گمان کر کے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں صرف ایک روزہ قضاء رکھنا فرض ہے، کفارہ لازم نہیں۔

" أكل أو جامع ناسيا أو احتلم أو انزل بنظر أو ذرعه القيء فظن أنه أفطر فأكل عمدً للشبهة ولو علم عدم فطره لزمته الكفارة إلا فى مسئلة المتن فلا كفارة مطلقا على المذهب لشبهة . (ردالمحتار : ٢/ ٤٠١)

قے کی صرف دو صورتیں مفسدِ صوم ہیں:

قے کی بہت ساری صورتیں ہیں، ان میں سے صرف دو صورتوں میں روزہ ٹوٹتا ہے: ایک یہ کہ قصداً منہ بھر کر قے کی، خواہ باہر پھینک دے یا منہ میں لوٹا لے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بے اختیار منہ بھر کر قے آئی اور اس نے قصداً منہ میں لوٹا لی اگرچہ چنے کے برابر ہی لوٹائی ہو، ان دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء واجب ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے کرتے وقت روزہ یاد ہو اور قے میں بھی کھانا یا پانی یا صفراء یا خون آئے، بلغم نکلنے سے کسی صورت میں روزہ نہیں جاتا۔

ان دو صورتوں کے سوا قے کی جتنی صورتیں ہیں کسی میں روزہ نہیں ٹوٹتا، مثلاً قصداً قے کی اور منہ بھر کر نہ آئی یا بے اختیار آئی مگر منہ بھر سے کم تھی یا منہ بھر تھی مگر لوٹائی نہیں، خواہ وہ باہر نکل آئی یا بے اختیار لوٹ گئی یا لوٹا لی مگر چنے کی مقدار سے بھی کم یا قصداً منہ بھر قے کی یا بلا قصد منہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھر آئی اور لوٹا لیکن روزہ دار ہونا یاد نہ تھا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہ ٹوٹا۔

قال فی الدر : " وإن ذرعه القيء وخرج ولم يعد، لا يفطر مطلقا ملأ أو لا، فإن عاد بلا صنعه ولو هو ملء الفم مع تذكره للصوم لا يفسد خلافا للثانی وإن أعاده أو قد رحمصة منه فأكثر، حدادی أفطر إجماعا ولا كفارة ان ملآ الفم وإلا فلا هو المختار، وإن استقاء ..... عامدا ..... إن كان ملء الفم فسد بالإجماع ." (درمختار : ٢/٤١٤)

اگر ایک مجلس میں قصداً بار بار قے کی جس کا مجموعہ منہ بھر کی مقدار کو پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور مجموعی مقدار اس سے کم ہو یا کئی مجالس میں اتنی قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

قال فی الفتح : " ولو استقاء مرادا : " فی مجلس ملأ فيه، لزمه القضاء، وإن كان فی مجالس، أوغدوة ثم نصف النهار ثم عشية، لا يلزمه، كذا نقل من خزانة الأكمل ." (فتح القدير : ٢/٢٦٠)

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(١) بھول کر کھا پی لینا:

بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ فرض و واجب روزہ ہو یا نفل، مگر کسی کو یاد دلایا گیا کہ تو روزہ دار ہے، پھر بھی اسے یاد نہ آیا اور کھاتا پیتا رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس صورت میں صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ کسی کو کھاتے پیتے دیکھ کر روزہ یاد دلانا ضروری ہے یا نہیں؟ تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ روزہ دار اس قدر کمزور اور لاغر ہے کہ یاد دلانے پر کھانا تو چھوڑ دے گا مگر کمزوری بڑھ جائے گی اور روزہ پورا کرنا بھی دشوار ہوگا تو یاد نہ دلانا بہتر ہے اور قوی ہو تو یاد دلانا واجب ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فی الدر : " إذا أكل الصائم أو شرب أو جامع ..... ناسيا ..... ويذكره لو قويا والا لا وليس عذرا فی حقوق العباد أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان أو دهن أو اكتحل ..... لم يفطر ." (درمختار : ٢/٣٩٤ ـ ٤٠٠ ، ومثله فی فتح القدير : ٢/٢٥٤)

(٢) خوشبو اور دھواں:

کسی قسم کی خوشبو خواہ وہ کتنی ہی تیز ہو سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا، اسی طرح گرد و غبار مکھی یا کسی قسم کا دھواں بے اختیار حلق میں اتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا گو کہ روزہ یاد ہو۔ ہاں! اگر اپنے قصد و اختیار سے دھواں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا، مثلاً از خود جلتی سگریٹ، لوبان، اگربتی وغیرہ کے قریب آ کر ان کا دھواں لیتا رہا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (حوالۂ بالا)

(٣) سرمہ اور تیل وغیرہ:

روزہ میں سرمہ (یا آنکھ کی کوئی دوا) ڈالنا اور ڈاڑھی مونچھوں پر تیل لگانا بھی بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ ان کا مزہ حلق میں محسوس ہو یا تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دے، جبکہ یہ چیزیں ضرورت کے تحت استعمال کی جائیں اور مقصد زینت و زیبائش نہ ہو، ورنہ ان کا استعمال مکروہ ہوگا۔ اسی طرح پچھنے لگوانے میں بھی کراہت نہیں بشرطیکہ کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (حوالۂ بالا)

(٤) مسواک:

مسواک جیسے بغیر روزہ کے ہر وضو میں سنت ہے یونہی روزہ میں بھی سنت ہے، خواہ صبح استعمال کی جائے یا شام کو اور خواہ تر ہو یا خشک اور مسواک کرتے ہوئے اس کا کوئی ریشہ بے اختیار حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

" ولا (يكره) السواك ولو عشيا أو رطبا بالماء، على المذهب ."

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(ردالمحتار : ۲/۴۱۹)

(۵) کلی وغیرہ:

اسی طرح وضو کی ضرورت کے بغیر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، غسل کرنا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا بلا کراہت جائز ہے، جبکہ مقصد صرف ٹھنڈک حاصل کرنا ہو، بے صبری اور پریشانی ظاہر کرنے کے لئے یہ کام مکروہ ہیں۔

" و كذا لا تكره حجامة و تلفف بثوب مبتل، و مضمضة أو استنشاق أو اغتسال للتبرد عند الثانی و به یفتی ."

(درمختار : ۲/۴۱۹ ، و مثله فی مراقی الفلاح مع الطحطاوي: صـ ۳۷۲)

(٦) ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا:

- کوئی دواء کوٹی اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا۔
- ہلیلہ یا اور کوئی چیز منہ میں چوستا رہا مگر اس کا کوئی جزء حلق میں نہیں اترا۔
- کان میں پانی پڑ گیا یا خود ڈالا یا تنکا لے کر کان کھجایا اور اسے میل لگ گئی اور اسی میل سمیت دوبارہ بار بار کان میں ڈالا۔
- دانتوں کے درمیان چنے سے کم مقدار کی کوئی چیز پھنسی رہ گئی اسے نگل گیا۔
- دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا اور پیٹ تک نہ پہنچا، یا پیٹ میں پہنچ گیا مگر تھوک اس پر غالب تھا۔
- ناک کی رطوبت سڑک کر حلق میں لے گیا اور وہ پیٹ میں اتر گئی یا منہ کی رال اور بلغم اسی طرح نگل گیا، خواہ یہ چیزیں اندر ہی اندر نگل لیں یا ناک اور منہ سے باہر نکل کر بہنے لگیں لیکن دھار ٹوٹنے نہ پائی تھی کہ نگل لیں۔
- گفتگو کرتے ہوئے ہونٹ لعاب سے تر ہو گئے اور اسے زبان سے چاٹ کر نگل لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ تل یا اس جیسی خفیف سی چیز منہ میں ڈال کر چبائی اور وہ حلق میں اتر گئی مگر اس کا مزہ محسوس نہ ہوا۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔

" (لا يفطر الصوم ان) بقى بلل فى فيه بعد المضمضة أو ابتلعه مع الريق كطعم أدوية ومص إهليلج بخلاف نحو سكر أو دخل الماء فى أذنه وإن كان بفعله على المختار كما لو حك أذنه بعود ثم أخرجه وعليه درن ثم أدخله ولو مرارا أو ابتلع ما بين أسنافه وهو دون الحمصة لأنه تبع لريقه ولو قدرها أفطر أو دخل أنفه مخاط فاستشمه فدخل حلقه وإن نزل لرأس أنفه كما لو ترطب شفتاه بالبزاق عن الكلام ونحوه فاتبلعه الخ ." (الدرالمختار : ٢/٣٩٦)

☆ صبح صادق سے پہلے پان کھا کر منہ اچھی طرح صاف کرلیا مگر صبح ہونے کے بعد بھی پان کی سرخی تھوک میں دکھائی دیتی ہے تو تھوک نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

فى الدر ..... " أو بقى بلل فى فيه بعد المضمضة وابتلعه مع الريق، كطعم أدوية ومص إهليلج ." (٢/٣٩٦)

(۷) انجکشن:

انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرایین یا وریدوں میں اس کا سریان ہوتا ہے، جوفِ دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی، اگر پہنچتی بھی ہے تو وریدوں اور مسامات کے ذریعہ پہنچتی ہے اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں بذریعہ منفذ اصلی پہنچنا ضروری ہے، مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شرایین اور وریدوں) کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں، لہٰذا انجکشن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ذریعے سے جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں۔ (امداد الفتاویٰ: ۲/ ۱٤٥، امداد المفتین: ص ٤٨٩)

مکروھات

(۱) بلا عذر کوئی چیز چکھنا یا چبانا:

بلا عذر زبان سے کوئی چیز چکھنا یا منہ میں رکھ کر چبانا روزہ دار کے لئے مکروہ ہے، اگر عذر سے چکھے مثلاً کسی عورت کا خاوند بدمزاج ہے اور عورت کو ڈر ہے کہ اگر سالن میں نمک کم وبیش ہو گیا تو خاوند بگڑ جائے گا تو زبان سے چکھنے میں کراہت نہیں۔

اسی طرح عورت کا چھوٹے بچے کو بلا عذر کوئی چیز چبا کر کھلانا بھی مکروہ ہے، لیکن عذر سے کھلائے کہ بچہ کے لئے دوسری نرم غذا موجود نہ ہو، نہ ہی بغیر روزہ کے کوئی دوسرا آدمی موجود ہو جو بچے کو غذا چبا کر دے تو ایسی صورت میں کراہت نہیں، اسی طرح روزہ دار اگر کھانے کی چیز خریدتے وقت زبان سے چکھ لے تو کراہت نہیں، بشرطیکہ اس چیز کی طرف اسے سخت احتیاج ہو اور بغیر چکھے خریدنے میں نقصان کا اندیشہ ہو۔

ان تمام صورتوں میں کراہت کا حکم فرض وواجب روزہ سے متعلق تھا، نفلی روزہ ہو تو کراہت نہیں۔

" وكره له ذوق شئ وكذا مضغه بلا عذر ..... وفي كراهة الذوق عند الشراء قولان، ووفق في النهر بأنه إن وجد بدا، ولم يخف غبنا كره، وإلا لا وهذا في الفرض لا النفل ." (درمختار: ۲/ ٤١٦)

(۲) قصداً تھوک جمع کر کے نگلنا:

منہ میں قصداً تھوک جمع کر کے نگل جانا مکروہ ہے لیکن بلا قصد جمع ہو جائے تو نگلنا مکروہ نہیں۔

" لو جمع الريق قصداً ثم ابتلعه فإنه لا يفسد صومه ."

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی : صـ ۳۷۲)

(۳) منجن یا پیسٹ:

کوئلے، منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا اور عورتوں کا مسی یا دنداسہ لگانا مکروہ ہے، اگر ان کا کوئی جزء حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (إمدا دالفتاویٰ : ۱٤۱/۲ ، أحسن الفتاویٰ : ۱۳۹/٤)

(٤) بلاضرورت دانت نکلوانا:

روزہ میں ڈاکٹر سے دانت یا ڈاڑھ نکلوانا اور اس جگہ دواء لگانا بوقتِ ضرورتِ شدیدہ جائز ہے اور بلاضرورت مکروہ ہے، اگر دواء یا خون پیٹ کے اندر جائے اور تھوک پر غالب ہو جائے یا اس کے برابر ہو یا اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

فی الدر : " أو خرج الدم من بین أسنانه ودخل حلقه، یعنی ولم یصل إلی جوفه، أما إذا وصل، فإن غلب الدم أو تساویا فسد، وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه . بزازیة ..... وهو ما علیه الأکثر ." وفی الحاشیة : " ومن هذا یعلم حکم من قلع ضرسه فی رمضان ودخل الدم إلی جوفه فی النهار ." (ردالمحتار مع الدر : ۳۹٦/۲)

(۵) غیبت وغیرہ:

غیبت، چغلی، جھوٹ، بہتان تراشی، بیہودہ گوئی، گالی گلوچ، ایذا رسانی اور گناہ کے تمام کام یوں تو ہر وقت ہر حال میں حرام و ناجائز ہیں مگر روزہ دار آدمی کے لئے ان کی حرمت و شناعت دو چند ہو جاتی ہے اور ان کے سبب روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے بلکہ حدیث کے مطابق ان گناہوں کی نحوست سے روزہ کا اجر و ثواب ہی غارت ہو جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزہ کے بارے میں چند کوتاھیاں

دوسری عبادات کی طرح روزہ کے معاملہ میں بھی مسلمانوں میں بہت سی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے، یہاں روزہ کے مکروہات یا مفسدات کی تفصیل پیش کرنا مدنظر نہیں، بلکہ بعض ایسی کوتاہیوں کی نشان دہی مقصود ہے جن کی طرف عام روزہ داروں کی توجہ کم جاتی ہے۔

(۱) بلاعذر روزہ نہ رکھنا:

معذور و مجبور آدمی کے لئے روزہ نہ رکھنا اور رکھنے کے بعد بعض حالات میں توڑنا جائز ہے، مگر شرعاً کون لوگ معذور کی فہرست میں آتے ہیں؟ اس کا فیصلہ کرنا ہر شخص کا کام نہیں، بعض جی چوراور کاہل لوگ روزہ کبھی رکھتے ہی نہیں اور از خود فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم سے روزہ نہ رکھا جائے گا، حالانکہ رکھ کر دیکھ لیں تو آسانی سے رکھ سکیں، بے ہمتی اور کم حوصلگی کا نام مجبوری رکھ لیا گیا ہے۔ بعض لوگوں کو عذر ہوتا ہے مگر وہ اختیاری اور خود ساختہ قسم کا ہوتا ہے، مثلاً شرعی سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے مگر اسے سفر کی ضرورت درپیش نہیں، یونہی گھر سے نکل پڑا۔ غرض کسی مفتی سے پوچھے بغیر عذر کا فیصلہ جائز نہیں۔

(۲) غیر معذور کا فدیہ دینا:

بعض بے باک قسم کے لوگ اس گھمنڈ میں روزہ ضائع کرتے رہتے ہیں کہ ہم فدیہ دے دیں گے۔ حالانکہ زندگی میں فدیہ ادا کرنا صرف ایسے شخص کے لئے جائز ہے جو روزہ رکھنے سے بالکل معذور اور آیندہ کے لئے بھی مایوس ہو، اگر مرنے سے پہلے کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی قوت آ گئی تو یہ فدیہ معتبر نہ رہے گا۔

فی خلاصة الفتاوىٰ: "كفارة الفطر و كفارة الظهار واحدة، وهي عتق رقبة مؤمنة أو كافرة، وإن لم يقدر على العتق، فعليه صيام شهرين متتابعين، وإن لم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

يستطع فعليه إطعام ستين مسكينا ." (١/٢٦١)

وفى الهندية : " ولو قدر على الصيام بعد ما فدىٰ، بطل حكم الفداء الذى فداه، حتى يجب عليه الصوم ." (١/٢٠٧)

(٣) قریب البلوغ صحت مند بچوں کو روزہ سے روکنا:

بعض دیندار لوگ بھی بچوں سے روزہ نہیں رکھواتے، حالانکہ بعض بچوں کی عمر اور قوت وصحت ایسی ہوتی ہے کہ وہ بآسانی روزہ رکھ سکتے ہیں، بلوغ سے پہلے اگرچہ بچوں پر روزہ واجب نہیں، مگر ان کے سرپرستوں پر لازم ہے کہ جب قریب البلوغ ہوں اور روزہ کا تحمل کرسکیں تو ان سے روزہ رکھوائیں دس سال کی عمر ہونے کے بعد تو روزہ نہ رکھنے پر مارنے کا حکم بھی موجود ہے، بچہ جب عبادت کا خوگر ہوگا تو بلوغ کے بعد اعمال کی پابندی میں اسے کوئی دشواری نہ ہوگی۔

" ويؤمر الصبى بالصوم إذا أطاقه، ويضرب عليه ابن عشر، كالصلوٰة فى الأصح ." (درمختار : ٢/٤٠٩)

(٤) معذور کا رخصت پر عمل نہ کرنا:

بعض لوگ افراط اور غلو کا شکار ہوکر شریعت کی دی ہوئی رخصت سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مثلاً پر مشقت سفر یا تکلیف دہ بیماری میں بھی روزہ نہیں چھوڑتے۔

بعض حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں اپنی جان اور بچے کو ضرر پہنچا کر بھی روزہ رکھتی ہیں اور بعض غلط اندیش کمسن معصوم بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں حالانکہ انہیں روزہ کا تحمل نہیں ہوتا، یہ سب باتیں علماء وصلحاء کی صحبت سے دور رہنے اور مقصد شریعت نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

فى الشامية : " فلا تبقى الفريضة مشروعة (أي عند الرخصة المسقطة للعزيمة) فإذا أراد تحصين العزيمة مع بقاء سبب الرخصة يأثم ..... واحترز بقوله (مسقطة) عن رخصة الترفيه، فإن العزيمة تبقى فيها مشروعة مع بقاء سبب الرخصة كالصوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فی السفر ." (١/٢٦٤)

(٥) سحری میں عجلت یا تاخیر:

سحری بعض لوگ بہت جلد آدھی رات کو کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں، ایسی تعجیل بھی گو جائز ہے، مگر سحری کی اصل حکمت (کہ روزہ میں ضعف لاحق نہ ہو اور قوت برقرار رہے) کے خلاف ہے اور بعض جگہ عوام یہ غلط اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ جب ایک بار سحری کھا کر نیت کر لی یا سو گئے تو اب کوئی چیز کھانا پینا جائز نہیں، اگرچہ رات باقی ہو۔ اس غلط اعتقاد سے توبہ کرنا واجب ہے۔ بعض اس کے برعکس سحری اتنی تاخیر سے کرتے ہیں کہ روزہ ہی مشتبہ ہو جاتا ہے، ان کی نظر نقشوں اور گھڑیوں پر ٹکی رہتی ہے حالانکہ دونوں میں غلطی کا امکان ہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ نقشوں اور گھڑیوں کے وقت سے بھی کچھ دیر پہلے آدمی فارغ ہو جائے۔

کچھ حضرات یہ سوچ کر کہ لوگ سحری چھوڑ دیں فجر کی اذان وقت سے کچھ پہلے دیتے ہیں، اس میں بھی بہت سی قباحتیں ہیں اس لئے اذان اپنے وقت پر ضروری ہے۔

فی الدر : " ویستحب السحور وتأخیرہ ." وفی الحاشیة : " ومحل الاستحباب ما إذا لم یشك فی بقاء اللیل، فإن شك کرہ الأکل فی الصحیح ."

(ردالمحتار مع الدر : صـ ٤١٩)

(٦) افطار میں عجلت یا تاخیر:

افطار میں بعض لوگ بہت عجلت سے کام لیتے ہیں جس سے روزہ مشتبہ ہو جاتا ہے۔ نقشوں میں تو اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ پھر سحر و افطار کے نقشوں میں دیئے گئے اوقات یقینی نہیں ہوتے بلکہ حسابی اعتبار سے تقریبی ہوتے ہیں۔ بعض ناسمجھ ریڈیو کی اذان (خواہ وہ کسی دوسرے شہر کی ہی ہو) سن کر افطار کر دیتے ہیں، پھر ریڈیو کی اذان اور سائرن وغیرہ عموماً نقشوں کے مطابق بجائے جاتے ہیں، لہٰذا ان پر مکمل اعتماد کرنا صحیح نہیں، خصوصاً جبکہ کئی ایسے واقعات ہو بھی چکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں کہ سائرن یا اذان کے وقت آفتاب کو آنکھوں سے دیکھا گیا ہے، ۱۳ رمضان ۱۳۹۷ھ کو ریڈیو پاکستان نے چار پانچ منٹ قبل ہی اذان دینا شروع کردی، جو ابھی مکمل نہ ہونے پائی تھی کہ اس کے بعد صحیح وقت پر اذان نشر کی، لاکھوں افراد نے پہلی اذان پر روزہ افطار کر کے اپنا روزہ خراب کیا، اس لئے اپنی گھڑیوں کو معیاری وقت پر رکھیں اور افطار کسی ماہر کے بنائے ہوئے نقشے میں دیئے گئے وقت کے ۳ منٹ بعد کریں، جہاں اتنے گھنٹے صبر کرلیا وہاں دو تین منٹ کا انتظار کیا مشکل ہے؟

بعض وہمی لوگ وقت ہو جانے کے باوجود افطار میں تاخیر کرتے ہیں، ایسی تاخیر حدیث کی رو سے ممنوع ہے۔

افطار میں مشغول ہو کر ترکِ جماعت یا تأخیر:

کئی لوگ افطار کے بعد کھانے پینے میں اتنی دیر تک مشغول رہتے ہیں کہ مغرب کی جماعت بالکل فوت ہو جاتی ہے یا ایک دو رکعت نکل جاتی ہیں۔

مسجد کی جماعت نکل جانے پر کچھ حضرات گھر میں اپنی جماعت کر لیتے ہیں جو اکیلے نماز پڑھنے سے تو بہتر ہے مگر مسجد کی جماعت کا کسی طرح بدل نہیں۔

اس مسئلہ کا آسان حل یہ ہے کہ افطاری گھر کی بجائے مسجد میں کی جائے، لیکن اس میں مسجد کے آداب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کھانے کی کوئی چیز مسجد میں گرنے نہ پائے، اس میں شور وغل بلکہ بلا ضرورت گفتگو بھی نہ ہو اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا جائے جس سے مسجد میں آنے والے نمازیوں کو تشویش ہو۔

اگر گھر مسجد کے قریب ہو تو گھر میں بھی مختصر افطاری کے بعد تکبیرۂ تحریم کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

فی الدر: "ویستحب ..... تعجیل الفطر." وفی الحاشیة: "إلا فی یوم غیم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولا يفطر مالم يغلب على ظنه غروب الشمس وإن أذن المؤذن، بحر، وفيه عن شرح الجامع لقاضى خان، التعجيل المستحب قبل اشتباك النجوم ." (ردالمحتار مع الدر: ٢/ ٤٢٠)

فدیہ کے مسائل

روزہ پر نہ قدرت ہو نہ آیندہ امید:

جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنا بیمار ہے کہ اب نہ اچھے ہونے کی امید ہے نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دے دے یا صبح وشام پیٹ بھر کے اس کو کھلا دے۔ اس کو فدیہ کہتے ہیں۔ اگر غلہ کے بدلے میں اسی قدر غلہ کی قیمت دے دے تب بھی درست ہے۔

پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھا ہو گیا تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

فى الدر: " فإن عجز عن الصوم لمرض لا يرجى برء ه أو كبر أطعم ." وفى الحاشية: " فلو برئ وجب الصوم، رحمتى ." (رد المحتارمع الدر: ٣/ ٤٧٨)

میت نے فدیہ کی وصیت کی ہو:

جس کے ذمہ کئی روزے قضاء تھے وہ مرتے وقت وصیت کر گیا کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال سے اس کا ولی فدیہ دے دے اور کفن، دفن، قرض اداء کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی سے اگر سارا فدیہ اداء کرنا ممکن ہو تو دینا واجب ہوگا اور اگر سارا فدیہ تہائی مال سے اداء نہ ہو سکتا ہو تو جس قدر اداء ہو سکتا ہو دے دیا جائے۔

" ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر، أو استدام المرض والسفر، حتى مات، لا قضاء عليه، لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وان لم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تـجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله ..... فإن برئ المريض ..... وأدرك من الوقت بـقـدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت، فعليه أن يوصى بالفدية ." (هندية : ١/٢٠٧)

فدیہ کی وصیت نہ کی ہو:

اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال سے فدیہ دے دیا تب بھی اللہ تعالیٰ سے امید رکھے کہ شاید قبول کرے اور ان روزوں کا مواخذہ نہ کرے۔

بغیر وصیت کئے خود میت کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں، اسی طرح اگر تہائی مال سے زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا سب وارثوں کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں، ہاں سب وارث نہایت خوش دلی سے راضی ہو جائیں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے، لیکن نابالغ وارث کی رضا کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں، بالغ وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے دے دیں تو درست ہے۔

فـی الشـامية : " أما إذا لـم يوص بفدية الصوم، يجوز أن يتبرع عنه وليه ..... فإن زادت الـوصية على الثلث، لا يلزم الولى إخراج الزائد إلا بإجازة الورثة ." (٢/٧٢ - ٧٣)

وفـى الهندية : " فإن لـم يوص وتبرع عنه الورثة جاز، ولا يلزمهم من غير إيصاء ." (١/٢٠٧)

فدیہ کی مقدار:

اگر کوئی بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا تو صحت کے بعد روزہ قضاء رکھنا فرض ہے، البتہ اگر صحت کی کوئی امید نہیں رہی اور آخر دم تک روزہ رکھنے کی طاقت لوٹنے سے بالکل مایوسی ہے، چھوٹے اور ٹھنڈے ایام میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو ایک روزہ کے عوض نصف صاع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گندم یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دیدے۔

فی الھندیة : " ویطعم عنه ولیه لکل یوم نصف صاع من بر أوصاعا من تمر أوصاعا من شعیر . کذا فی الھدایة ." (۲۰۷/۱)

نصف صاع کی مقدار:

نصف صاع بعض علماء کے قول کے مطابق پونے دوکلو کا ہوتا ہے، جبکہ بعض علماء کی تحقیق کے مطابق سوا دوکلو کا ہوتا ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ سوا دوکلو گندم یا اس کی قیمت اداء کی جائے، کیونکہ اس میں فدیہ کی ادائیگی یقینی ہے۔ عبادات میں احتیاط ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ (أحسن الفتاوی : ٤/ ٤٣٢ ـ ٤٣٤)

فدیہ وکفارہ کافر کو دینا جائز نہیں:

فدیہ اور کفارہ کا کھانا کافر حربی (جو کسی غیر مسلم ملک میں رہتا ہو) کو دینا بالاتفاق جائز نہیں اور ذمی (جو کسی مسلم ملک میں رہتا ہو) کو دینے میں اختلاف ہے، عدم جواز راجح ہے۔ البتہ اگر کسی نے دے دیا تو کفارہ اداء ہو جائے گا۔

فی الشامیة : " وفی الحاوي : وإن أطعم فقراء أهل الذمة جاز، وقال أبو یوسف لا یجوز وبه نأخذ، قلت : بل صرح فی کافی الحاکم بأنه لا یجوز، ولم یذکر فیه خلافا، وبه علم أنه ظاهر الروایة عن الکل ." (۲۷۹/۳)

گذشتہ سالوں کے فدیہ میں وقتِ اداء کی قیمت معتبر ہے:

اگر کسی کے چالیس سال قبل روزے قضاء ہو گئے، اب بوجہ ضعف قضاء رکھنے سے معذوری ہے، تو کیا فدیہ میں گندم کی قیمت چالیس سال قبل کی لگائی جائے گی جب روزے قضاء ہوئے تھے، یا موجود نرخ لگایا جائے گا، اگر اقساط میں فدیہ اداء کیا جائے تو نیت کے روز جو نرخ ہے وہ محسوب ہوگا، یا بوقت اداء جو نرخ ہوگا وہ واجب الاداء ہوگا؟ اس بارے میں عموماً لوگ سوال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ فدیہ میں اصل واجب خود گیہوں ہے، قیمت اس کے قائم مقام ہے، اس لئے اگر قیمت دینا چاہے تو بہر صورت وقت اداء کے نرخ کا اعتبار ہے۔

فی الدر: "وجاز دفع القيمة فی زكاة وعشر ..... وكفارة غير الإعتاق، وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا يوم الأداء . وفی السوائم يوم الأداء إجماعا وهو الأصح . وفی الشامية تحته (قوله وهو الاصح) أي كون المعتبر فی السوائم يوم الأداء إجماعا هو الأصح فإنه ذكر فی البدائع أنه قيل إن المعتبر عنده فيها يوم الوجوب وقيل يوم الأداء اهـ، وفی المحيط: يعتبر يوم الأداء بالإجماع وهو الأصح اهـ فهو تصحيح للقول الثانی الموافق لقولهما وعليه فاعتبار يوم الأداء يكون متفقاً عليه عنده وعندهما ." (درمختار: ۲/۲۵۸)

فدیہ رمضان سے قبل دینا جائز نہیں:

رمضان سے قبل اداء کرنے سے فدیہ اداء نہ ہوگا، البتہ رمضان شروع ہونے کے بعد آیندہ ایام کا فدیہ ایک ساتھ دے سکتے ہیں۔ (أحسن الفتاوىٰ: ٤/٤٣٥)

روزہ کے متفرق مسائل

روزہ پر قدرت ہو تو کھانا کھلانے سے کفارہ اداء نہ ہوگا:

سوال: مسئلہ یہ ہے کہ آج سے ۳ سال پہلے میں نے ایک گناہ کر کے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا، جس کا کفارہ ابھی تک اداء نہیں کیا۔ موت کا کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے میں روزہ کا کفارہ دینا چاہتا ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ میں شادی شدہ بھی ہوں اور بہت سخت مزدوری کرتا ہوں، جس کی وجہ سے ۲ ماہ کے روزے رکھنا بہت مشکل ہے۔ باقی رہا مسئلہ ۶۰ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانے یا ایک مسکین کو دو ماہ دو وقت کا کھانا کھلانے کا تو اب میں مسکین کہاں سے ڈھونڈوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھ کوتو اپنی مزدوری سے فرصت نہیں۔مہربانی فرما کر مجھ کو کچھ اچھا سا مشورہ عنایت فرمائیں۔اگر ایسا ہوجائے کہ آپ دووقت کے کھانے کی کُل رقم جو ۶۰ مسکینوں کی بنتی ہے مجھے بتادیں تو میں مدارس کے طالب علموں کو خود بانٹ دوں گا یا مجاہدین کے دفتر میں جمع کرادوں گا۔ (ن۔ب۔خوشاب)

جواب: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے آپ کا کفارہ اداء نہیں ہوگا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے تو اس شخص کا کفارہ ادا ہوتا ہے، جو بہت بوڑھا ہو، روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور موت سے پہلے اس کی طاقت واپس آنے کی اُمید بھی نہ ہو، یا ایسا بیمار ہو کہ نہ فی الحال روزہ رکھنے پر قادر ہو اور نہ آیندہ کے لئے اس کی صحت کی اُمید ہو۔آپ تو ماشاءاللہ صحت مند ہیں، آپ کو قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع کرنے کی صورت میں دو ماہ اور پہلی تاریخ کے بعد شروع کریں تو ساٹھ دن روزے رکھنے ہوں گے اور ایک دن قضا روزہ بھی۔

چھوٹے اور ٹھنڈے دنوں میں رکھنے کی کوشش کریں، آخرت کا عذاب یاد کریں، روزہ رکھنا آسان ہوجائے گا۔رات میں بیوی سے ہمبستری کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فی الهندية : " والأصل فيه : أن كل صوم إذا كان أصلا بنفسه ..... جاز الإطعام بدلاً عنه إذا وقع اليأس عن الصوم ." (۲۰۷/۱)

سفر کی وجہ سے رمضان اکتیس یا اٹھائیس دن کا ہوگیا:

سوال: مکہ مکرمہ میں پاکستان سے ایک یا دو روز قبل چاند دکھائی دیتا ہے، اگر کوئی شخص رمضان میں مکہ مکرمہ سے پاکستان آیا اور پاکستان میں انتیس کی شام کو چاند نظر نہ آیا تو یہ شخص کیا کرے گا؟ اگر روزہ رکھتا ہے تو اس کے اکتیس روزے ہوجائیں گے۔اسی طرح کوئی پاکستان سے مکہ مکرمہ جائے تو اس کے اٹھائیس ہی روزے ہوں گے، اس کا کیا حکم ہے؟

(انورزیب۔ایبٹ آباد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جواب: اگر اہل پاکستان نے اس شخص کی رؤیت ہلال سے متعلق خبر کتب فقہ میں مذکورہ شرائط کے مطابق قبول کر لی تو اہل پاکستان اس کے قول کے مطابق عید منائیں گے اور ایک روزہ قضاء رکھیں گے اور اس آنے والے کے روزے پورے ہو جائیں گے اور اگر اس کی خبر قبول نہ کی گئی جیسا کہ عموماً ہوتا ہے تو یہ شخص اکتیسواں روزہ بھی رکھے گا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ عید کرے گا، مکہ مکرمہ جانے کی صورت میں اہل مکہ کے ساتھ عید کرے اور ایک روزہ قضاء رکھے۔

" ولو أكمل هذا الرجل ثلاثين يوما، لم يفطر إلا مع الإمام ." (هندية : ١٩٨/١)

روزہ رکھ کر دوسرے ملک چلا گیا:

سوال: ایک شخص نے پاکستان میں روزہ رکھا، پھر دوسرے ملک چلا گیا تو اب وہ پاکستان کے وقت کے مطابق افطار کرے گا یا اس ملک کے وقت کے مطابق جہاں وہ گیا؟ (ضیاء الدین صدیقی۔کوئٹہ)

جواب: جہاں گیا ہے اس ملک کے وقت کے مطابق افطار کرے گا۔

نکسیر کا خون اندر جانا مفسد ہے:

سوال: نکسیر کا خون حلق سے پیٹ میں چلا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضاء واجب ہے، کفارہ نہیں۔

روزہ میں سانپ نے کاٹ لیا:

سوال: کیا سانپ کے کاٹنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ (بشیر۔کراچی)

جواب: سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رمضان میں ایام روکنے والی دواء کا استعمال:

سوال: اگر کوئی عورت قضاء سے بچنے کی یہ تدبیر کرتی ہے کہ ایام (حیض) روکنے والی دوائیں استعمال کرتی ہے تو یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ اس سے روزہ پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا؟ (ایک خاتون۔کراچی)

جواب: جب تک ایام نہ آئیں، روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، روزہ صحیح ہو جائے گا۔البتہ ایسی دواؤں کا استعمال اس شرط سے جائز ہے کہ کسی ناپاک چیز سے بنی ہوئی نہ ہوں اور صحت کے لئے مضر نہ ہوں۔

پہلی کے چاند کا چھوٹا بڑا ہونا:

سوال: بسا اوقات رؤیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق پہلی کا چاند نسبتاً بڑا نظر آتا ہے، جس سے لوگ شبہہ میں پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید یہ دو تاریخ کا چاند ہے، اس بارے میں شریعت کی تعلیم کیا ہے؟ (عبداللہ۔کراچی)

جواب: چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کا شریعت میں اعتبار نہیں بلکہ ہلال کمیٹی کے قواعد شرعیہ کے مطابق کئے ہوئے اعلان کا اعتبار ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابوالبختری کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمرے کے سفر پر نکلے، جب بطن نخلہ میں پہنچے تو ہم نے (رمضان کا) چاند دیکھا، بعض ساتھی کہنے لگے یہ دو راتوں کا چاند ہے، بعض نے کہا یہ تو تین راتوں کا ہے، جب ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جا کر ملے تو ان سے یہ قصہ عرض کیا۔انہوں نے پوچھا: ''کس رات تم نے دیکھا تھا؟'' ہم نے کہا فلاں رات کو، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔''یہ اسی رات کا ہے، جس میں تم نے اس کو دیکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے رمضان کا وقت چاند دیکھنا مقرر فرمایا ہے۔'' (رواہ مسلم، مشکوٰۃ مع المرقاۃ: ٤/٤٧٤)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس حدیث کے ذیل میں ملاّ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پہلی کے چاند موٹے اور بڑے دکھائی دیں گے۔ (مرقاۃ : ٤/ ٤٧٤)

اسی وجہ سے فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کا حجم بڑا دیکھ کر اس طرح کے شبہات کا تذکرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ردالمحتار : ٣/ ٣٥٤)

شادی کے بعد پہلا رمضان میکے میں گذارنا:

سوال: جب کسی شخص کی شادی ہوتی ہے، شادی کے بعد آنے والا پہلا رمضان لڑکی اپنے والدین کے گھر گذارتی ہے اور اس کو لڑکی کے حقوق میں سمجھا جاتا ہے، اس عمل پر نہ شوہر راضی ہوتا ہے، نہ بیوی، بلکہ محض برادری کے طعن وتشنیع سے بچنے کے لئے مجبوراً اس پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے؟

جواب: شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، محض بے اصل رسم ہے۔ شریعت کی طرف سے آزادی ہے، لڑکی شوہر کی مرضی سے چاہے میکے میں رمضان گذارے یا شوہر کے گھر گذارے، شریعت کی دی ہوئی اس آزادی کو اپنی طرف سے ختم کرنا اور لڑکی اور اس کے شوہر کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس رسم پر مجبور کرنا گناہ کی بات ہے، ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے۔

اذان کے اختتام تک کھاتے رہنا:

سوال: ایک آدمی دیر سے اُٹھا، جب سحری کا وقت ۵ یا ۱۰ منٹ رہ گیا تو اس نے کھانا شروع کیا اور وہ اذان کے مکمل ہونے تک سحری کھاتا رہا تو کیا اُس کا روزہ ہوگیا یا نہیں؟ نیز سحری کا وقت صحیح کہاں سے کہاں تک ہوتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ (ثقلین عباس۔ پیرکوٹ، جھنگ)

جواب: اصل طریقہ یہ ہے کہ اپنی گھڑیاں معیاری وقت پر رکھی جائیں اور کسی مستند اور ماہر کے بنائے ہوئے اوقات کے نقشے میں دیئے گئے وقت سے پانچ منٹ پہلے سحری بند کردی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے۔مساجد، ٹی وی، ریڈیو وغیرہ کی اذانوں پر انحصار نہ کیا جائے، کیونکہ بسا اوقات وقت سے پہلے یا بعد میں بھی اذانیں دی گئی ہیں۔لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر نقشے کے وقت سے پہلے سحری بند کر لی تھی تو روزہ ہوگیا، اگر یقیناً معلوم ہو سکے کہ صبحِ صادق کے بعد سحری کی ہے تو پھر قضاء لازم ہے اگر یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو سکے تو شک کی صورت میں قضاء کا حکم بالکل نہیں، البتہ غالب ظن اگر یہ ہو کہ وقت کے بعد سحری کر لی ہے تو احتیاطاً قضاء کر لیں۔

فی الهندية : " وإذا شك فی الفجر، فالأفضل أن يد ع الأكل، ولو أكل فصومه تام، مالم يتيقن أنه أكل بعد الفجر، فيقضی حينئذ كذا فی فتح القدير . وان كان أكبر رأيه أنه تسحر والفجر طالع، فعليه قضاء ه، عملا بغالب الرأی وفيه الاحتياط، وعلى ظاهر الرواية لا قضاء عليه، كذا فی الهداية، وهو الصحيح كذا فی السراج الوهاج ." (هندية : ١/١٩٥ ، ومثله فی البدائع : ٢/٦٣٣)

سحری صبح صادق کے قریب رات کے آخری حصّے میں کھانا مستحب ہے۔(مراقی الفلاح) اگر بہت سویرے کھائی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

سحری میں جگانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال:

سوال: شہر میں حکومت کی طرف سے بجائے جانے والے سائرن کی آواز اتنی ہوتی ہے کہ تقریباً ہر گھر میں بآسانی پہنچ جاتی ہے، مگر سائرن بجتے ہی مسجدوں میں شور برپا ہو جاتا ہے اور کئی لوگ سحری سے قبل ۳ بجے ہی لوگوں کو اٹھانا شروع کر دیتے ہیں اور تقریباً ۲ گھنٹے تک یہی آواز آتی رہتی ہے کہ اُٹھو اُٹھو، جلدی کرو، کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے؟

(ابن عبدالغفار۔چینوٹ)

جواب: مروجہ طریقہ جس میں تسلسل کے ساتھ یا کچھ کچھ وقفہ سے بار بار یہ اعلان کیا جاتا ہے، کئی قباحتوں پر مشتمل ہے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(۱) یہ طریقہ متوارث ومنقول نہیں۔

(۲) لوگوں کی عبادت میں خلل کا ذریعہ ہے۔

(۳) اس سے مریض وضعیف افراد کو ایذا پہنچتی ہے۔

(٤) مسجد کے لاؤڈ اسپیکر اور بجلی کا بے جا استعمال لازم آتا ہے۔

لہٰذا مذکورہ طریقہ کسی طرح بھی درست نہیں، اس سے احتراز لازم ہے۔

اختتام